نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
رجسٹرڈ نمبر ۴۲۵
روزنامہ
الفضل
خطبہ نمبر ۲
قادیان
یوم پنجشنبہ

97

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی صحت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب تا حال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ گو قدرے آرام ہے لیکن نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۰ ماہ صلح ۱۳۲۶ھ ش | ۶ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۳۰ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۵

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے ہر دفتر میں حصہ لینے والوں کو اپنا بوجھ آپ اٹھانا ہے

جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سال پچھلے سال سے زیادہ وقفین و بیرونی مبلغین کی کلاس میں داخل ہوں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء

من تبدیک ۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے جماعت کو پہلے بھی بہت دفعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ تبلیغ کا کام دن بدن وسیع ہوتا جارہا ہے۔ اور جب تک جماعت خاص قربانی نہ کرے گی۔ اس وقت تک اس بوجھ کا اٹھانا مشکل نظر آتا ہے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کی طرف سے ساٹھ کے قریب مبلغ باہر جا چکے ہیں۔ اور تیس کے قریب اور جانے والے ہیں۔ امید ہے کہ اس سال سو مبلغ غیر ممالک میں چلے جائینگے۔ اس کے علاوہ یہاں باہر جانے والے مبلغین کے قائمقام بھی تیار کئے جارہے ہیں۔ اور کچھ واقفین عربی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کچھ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان سب کے اخراجات مل کر اتنے ہیں کہ موجودہ چندہ سے ان اخراجات کو بہت مشکل سے پورا کیا جاتا ہے۔ اور آئندہ تو یہ کام اور بھی زیادہ ہو جائے گا۔ اور موجودہ چندہ اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکے گا۔ چندہ کو بڑھانے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جماعت تعداد میں بڑھے۔ اور دوسری یہ کہ جماعت کی آمد بڑھ جائے۔ یہ دونو صورتیں ہماری جماعت کے لئے ضروری ہیں اگر جماعت کے چندوں میں آئندہ اضافہ نہ ہو۔ تو ریزرو فنڈ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ خطرہ ہے کہ یہ بوجھ پہلے ریزرو فنڈ کو بھی نہ کھا جائے۔

آج ہم پر تحریک جدید کا تیرھواں سال

گزر رہا ہے۔ اس سال کو اگر نکال دیا جائے تو اس دور میں حصہ لینے والوں کے لئے چھ سال باقی ہیں۔ اور اگر اس سال کو شامل کر لیا جائے۔ تو سات سال رہ جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے جو پہلے دور میں شامل ہیں۔ تحریک جدید کے اخراجات کا بوجھ اٹھایا ہے۔ اور ساتھ ایک ریزرو فنڈ بھی قائم کیا ہے۔ اور دفتر دوم والوں کا روپیہ فی الحال خرچ ہوتا جارہا ہے۔ ہم دفتر دوم کو اس قابل بنانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ دفتر اول کے بوجھ کو اٹھا سکے مجھے افسوس ہے کہ اس سال وعدوں کی تعداد تسلی بخش نہیں۔ بعض جماعتوں نے ابھی تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ باوجود اسکے کہ دفتر یاد دہانی کروا رہا ہے۔ وعدوں کے بھجوانے کی

آخری تاریخ ۱۰ فروری

ہے۔ اس کے بعد ان حصوں کے وعدے نہیں لئے جائینگے۔ جہاں اردو بول یا سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً پنجاب سرحد یوپی وغیرہ۔ لیکن وہ صوبے جہاں اردو نہیں بولی جاتی۔ بلکہ وہ غیر زبان بولتے ہیں۔ مثلاً بنگال وغیرہ ان کے لئے آخری تاریخ اپریل ہے۔ اور ہندوستان کے باہر جو ان تک کے وعدے لے لئے جائینگے۔ جون کے بعد جو وعدے آئینگے۔ وہ نہیں لئے جائینگے۔ آج ۱۷ جنوری ہے۔ اس حساب سے گویا وعدوں کے لئے چوبیس دن باقی ہیں۔ اور ابھی نصف کے قریب وعدے باقی ہیں۔ اور تو اور قادیان کی جماعت میں ایک حصہ ایسا ہے۔ جس نے اپنے وعدے ابھی تک نہیں بھجوائے۔ لجنہ کے متعلق تو مجھے یقینی طور پر علم ہے۔ اور مردوں میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں۔ جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے حالانکہ قادیان ایسی جگہ ہے۔ جہاں ہر تحریک کے متعلق سب سے پہلے کام شروع ہونا چاہیئے۔ کیونکہ قادیان والوں کو بیرونی جماعتوں کی نسبت پہلے علم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے قادیان کی جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر۔ دفتر قادیان سے شائع کیا

وہ بیرونی جماعتوں کی نسبت زیادہ توجہ سے کام کریں۔ بیرونی جماعتوں میں سے بھی بہت سی جماعتیں باقی ہیں۔ جن کے وعدے نہیں آئے۔ معلوم نہیں کہ کیوں اس سال سستی سے کام لیا گیا ہے۔ یا تو عہدیداروں نے پوری کوشش نہیں کی۔ اور یا خود افراد نے ابھی تک

پوری توجہ نہیں کی

میں آج کے خطبہ کے ذریعہ جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جماعت کو چاہیے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوائے۔ اگر وعدے جلدی نہ بھیجے جائیں۔ تو تبلیغی کاموں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جماعت کو خود اس بات کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ جماعت کی تبلیغی مساعی میں کوئی روک واقعہ نہ ہو۔ میں نے پہلے بتایا تھا کہ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا سوال ہے۔ جماعت نے اس معاملہ میں

بے نظیر قربانی

پیش کی ہے۔ اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے۔ جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسے قبول کر لیتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ آئندہ سال اسے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے

نصف سے زیادہ

دوستوں کو پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ اور جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان کو اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ان کی سستیوں اور کمزوریوں کو دور کرے۔ اور قربانیوں میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ سال

یعنی تحریک جدید کے بارھویں سال گذشتہ سالوں کی نسبت جماعت نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور اس سال ۳۰ نومبر تک ۹۲ فی صدی وعدوں کی وصولی ہو گئی۔ یہ خوشکن بات ہے۔ اور یہ چیز اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وعدہ کرنے والوں نے اخلاص سے وعدے کئے۔ اسی لئے ان کو ان کے پورا کرنے کی توفیق ملی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی دوست پوری توجہ کے ساتھ تحریک جدید کے کاموں میں حصہ لیں گے دور اول والوں کے ۱۹ سالہ دور میں سے بارہ سال گذر چکے ہیں۔

بارہ سال قربانی کرنے کے بعد

سستی کرنا ایک افسوسناک امر ہے۔ گویا ۶۲ فی صدی زمانہ گذر چکا ہے۔ زیادہ رستہ طے ہو چکا ہے۔ اور تھوڑا رستہ باقی ہے اور اب منزل قریب نظر آ رہی ہے۔ اب سست ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ پس میں جماعت قادیان اور بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ وقت پر اپنی پوری کوشش کے ساتھ جتنی جلدی ہو سکے۔ اپنے وعدے بھجوا دیں۔ تاکہ

اگلے سال کا بجٹ

تیار کیا جا سکے۔ گو نئے سال کا بجٹ مئی سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن بجٹ مارچ اپریل میں بن جاتا ہے۔ اس لئے دس فروری آخری تاریخ رکھی جاتی ہے۔ اس وقت تک دفتر والوں کو ایک اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ ہمیں کتنی آمد کی امید ہے۔ اور پہلے کی نسبت وعدوں میں کمی ہے۔ یا زیادتی ہے۔ جو خرچ ہم کر چکے ہیں۔ وہ تو دے نہیں سکتے۔ اور نہ ہی ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی ایک جگہ پر ٹھہرنا پسند کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ سات مبلغ جا چکے ہیں۔ اور ارادہ ہے کہ

یہ تعداد سو تک پہنچ جائے

لیکن پھر بھی اگلی زیادتی میں بجٹ کے اندازہ کو اور چندوں کی رفتار کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ اس بجٹ کے مطابق سکیم تیار کی جاتی ہے۔ اور جب تک بجٹ تیار نہ ہو۔ کسی سکیم کو چلایا نہیں جا سکتا۔

دوسرا سوال

دفتر دوم کا ہے۔ گذشتہ سال دفتر دوم میں پچاسی ہزار کے وعدے تھے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ دفتر دوم ابھی اس قابل نہیں ہوا۔ کہ وہ دفتر اول کا بوجھ اٹھا سکے۔ اس سال تحریک جدید کا بجٹ چار لاکھ سے کم نہیں ہوگا۔ اور ابھی چھ سال دور اول کے باقی ہیں۔ نہ معلوم ان میں کتنی زیادتی ہوگی۔ اور پچاسی ہزار تو چار لاکھ کا چوتھا حصہ بھی نہیں۔ اس لحاظ سے دفتر دوم کی آمد بہت کم ہے۔ اور یہ رفتار تسلی بخش نہیں۔ جب تک

اگلی نسل

قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش نہیں کرتی۔ اور پہلوں سے قدم آگے نہیں رکھتی۔ اس وقت تک ہم اپنے آپ کو کامیاب نہیں سمجھ سکتے۔ تحریک جدید میں صرف حصہ لینے سے انسان کو عزت حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی تحریک جدید کے نام میں کوئی عزت ہے۔ بلکہ اس نام کے پیچھے جو روح کام کر رہی ہے۔ وہ قابل عزت ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر

جان۔ مال۔ جائیداد اور عزت

ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو پھر تحریک میں صرف چند روپے دے کر انسان اللہ تعالےٰ کا مقرب نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کا اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرنا اس کو اللہ تعالےٰ کا مقرب بناتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والے بہت کم ہیں۔ اور ان کے چندے کی وصولی کی رفتار اور بھی سست ہے۔ میں تو یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری نسلیں ہم سے بڑھ کر قربانی کرنے والی ہوں۔ اور ہمارا قدم کسی رنگ میں بھی پیچھے کی طرف نہ پڑے۔ اور آج تک اللہ تعالےٰ کے فضل سے

جماعت کا قدم

ہر رنگ میں آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جہاں ایسے مخلص لوگ تھے۔ کہ وہ اپنی آمد میں سے نصف سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے دین کی خاطر قربان کر دیتے تھے۔ وہاں آج بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو کہ نصف آمد یا نصف آمد سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

پیسہ فی روپیہ

چندہ تھا۔ اس کے بعد دو پیسے فی روپیہ ہوا پھر تین پیسے فی روپیہ ہوا۔ اور اب چار پیسے فی روپیہ ہے۔ یہی شکل وصیت کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بہت تھوڑے لوگ موصی تھے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے

ہزاروں کی تعداد

میں موصی ہیں۔ اور چندہ تو آنہ کی بجائے پانچ پیسے فی روپیہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک مستقل چندہ ہے۔ اس کو ملا کر پانچ پیسے فی روپیہ بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے تحریک جدید جاری ہو گئی ہے اور جماعت یہ تمام قسم کے بوجھ اٹھاتی جا رہی ہے اور اس کا قدم دن بدن ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر انسان وفاداری کرے۔ اور وفاداری کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کیوں وفاداری نہ کریگا۔ بلکہ وہ تو تمام دنیا سے بڑھ کر وفادار ہے اور کوئی چیز اس کی طرح وفادار نہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے لئے قربانیاں کرینگے۔ وہ قربانیاں ان کے لئے اس دنیا میں بھی بڑی بڑی برکتوں کا موجب ہوں گی اور اگلے جہان کا اندازہ نہ تم لگا سکتے ہو۔ اور نہ میں۔ لگا سکتا ہوں۔ پھر وقف زندگی کا مطالبہ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تا حال وعدے نہیں بھجوائے گئے وہ فوراً وعدے بھجوا دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قائد طور پر کوئی ایک مبلغ بھی نہ تھا۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر اڑھائی سو مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور بہت سے جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور کچھ تیاری کر رہے ہیں اور کافی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی

زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں

اور وہ اشارہ کے منتظر ہیں۔ وقف زندگی کرنے کے جذبہ کا احساس دوسری قومیں نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ ان میں یہ روح نہیں لیکن ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی مثال دوسری قوموں میں نہیں مل سکتی۔ بعض آدمی ایسے ہیں۔ جو مستقل ملازمتیں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور وہ ہزار بارہ سو کے گریڈ میں کام کر رہے تھے۔ اور یہاں آکر انہوں نے سو ڈیڑھ سو روپیہ لے کر باسی پر قناعت کی۔ اور بعض وکالت میں۔ جو کہ ہزار بارہ سو روپیہ ماہوار کما سکتے تھے۔ اور یہاں آکر ساٹھ ستر روپے پر گزارہ کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ہر رنگ میں ترقی

ہو رہی ہے۔ اور جماعت دن بدن اپنے اخلاص میں ترقی کر رہی ہے۔ بعض دفعہ کسی خاص نقص یا خاص خوابی کی طرف جماعت کو متوجہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ جماعت کا قدم نیچے کی طرف آرہا ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف جماعت کو آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ ورنہ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح پروانے شمع کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے چلنے میں سبقت کرتے ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں ہزاروں لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں

دیوانہ وار فنا ہونے کو تیار

ہیں۔ اور جب وہ مجھے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ مجھے ان کی حالت کو دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں۔ جسم کانپ رہا ہوتا ہے۔ اور پوچھتے ہیں کہ کس گن، کس شامت میں ہیں قبول نہیں کیا جا رہا۔ حالانکہ وہ بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہوتے ہیں۔ اور بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں۔ لیکن وہ اس دنیوی ترقی کو نہایت حقیر سمجھتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ اصلی عزت خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے جس جماعت میں ایسے لوگ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس

جماعت کا خود محافظ

ہوتا ہے۔ اور اس جماعت کو آپ ترقی دیتا ہے۔ لیکن دوسرا طبقہ جن کو زندگیاں وقف کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان کو چاہئے کہ وہ مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور مالی قربانیاں کر کے یہ ثابت کر دیں۔ کہ

ہم مردہ نہیں

ہیں۔ ہم میں بھی زندگی ہے۔ اور یہ تبھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔ دوسرے دفتر دوم والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ اور ایک دو سال کے اندر اندر اپنے وعدے چار لاکھ تک پہنچا دیں۔ اور جب چھ سال دفتر اول والوں کے ختم ہوں۔ تو وہ ان کے بوجھ کو بغیر کسی کی مدد کے اٹھا سکیں۔ جہاں تک غیرت کا سوال ہے۔ دفتر دوم کے لئے اپنی کا بوجھ دفتر دوم والوں کو ہی اٹھانا چاہیئے دفتر اول والوں نے اپنی قربانیوں سے اپنا بوجھ خود اٹھایا۔ اور ساتھ کچھ ریزرو فنڈ بھی قائم کیا۔ کل کو یہ کتنی شرم کی بات ہوگی کہ دفتر دوم والے یہ کہیں کہ ہماری ضروریات بھی دفتر اول والوں کے ریزرو فنڈ سے پوری کی جائیں۔ کسی شاعر نے کیا عمدہ کہا ہے کہ ؎

حقا کہ باعقوبت دوزخ برابر است
زنہار بہائے مرد ہمسایہ در بہشت

یعنی جنت میں دوسرے کی مدد سے جانا دوزخ میں جانے کے برابر ہے۔ پس

کوئی غیرت مند

یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ وہ کسی دوسرے کے سہارے پر زندہ رہے۔ اس لئے دفتر دوم والوں کو یہ امید نہ رکھنی چاہیئے کہ ہمارا بوجھ دفتر اول والے یا دفتر سوم والے اٹھائینگے۔ بعض لوگ بہانے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ آمد ریزرو فنڈ ہوسکے۔ اس سے بھی پوری کی جائے۔ اس قسم کے حساب لگانا دوسرے درجہ کے آدمیوں کا کام ہے۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے آدمی سے یہ امید لگائے بیٹھا رہے کہ وہ میرا بوجھ اٹھائے گا۔ تم

صحابہ کو دیکھو

ان میں یہ احساس کس قدر موجزن تھا کہ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیئے۔ اور کسی کا سہارا نہیں ڈھونڈنا چاہیئے ایک صحابی رض کے متعلق آتا ہے۔ کہ میدان جنگ میں عین لڑائی کے وقت ان کا کوڑا گر گیا۔ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور فوج کو لڑا رہے تھے۔ ایک دوسرا سپاہی اس خیال سے کہ آپ کے کام میں ہرج واقعہ نہ ہو۔ کوڑا اٹھانے کے لئے جھکا۔ کوڑے والے نے اسے آواز دے کر کہا کہ تجھے خدا کی قسم ہے میرا کوڑا نہ اٹھانا

میں خود اٹھاؤنگا

پھر وہ گھوڑے سے اترے۔ اور اتر کر کوڑا اٹھایا۔ اور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اور اس شخص کو جو کوڑا اٹھانے کے لئے جھکا تھا کہنے لگے۔ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عہد کیا تھا۔ کہ میں کسی سے سوال نہیں کرونگا۔ یعنی گو میں نے آپ سے سوال نہیں کیا۔ لیکن عملی رنگ میں یہ سوال ہی تھا۔ اور میں نے یہ برداشت نہ کی۔ کہ میں نے جو عہد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا۔ وہ ٹوٹے۔ میں اسے

آخر دم تک

نبھانا چاہتا ہوں۔ یہ غیرت ہے جو انسان کو قربانیوں پر برانگیختہ کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا دار لوگ بھی اپنی روایتوں کو برقرار رکھنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ کسی حالت میں بھی اپنے وقار پر حرف نہیں آنے دیتے۔ اور کسی کا سہارا نہیں لیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے۔ کہ آپکے دادا ایک دنیا دار آدمی تھے۔ وہ اسی سال کی عمر میں چھپن کی عمر میں سے فوت ہوئے۔ اور آخر کار بار بار قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا تھا۔ مرنے سے ایک دو گھنٹے پہلے جبکہ وہ بہت کمزور ہو چکے تھے قضائے حاجت کے لئے اٹھے تو نوکر نے اس خیال سے کہ کمزوری بہت ہے کہیں گر نہ جائیں آپ کا بازو پکڑ لیا۔ آپ نے اس کے ہاتھ کو پرے جھٹک کر کہا میں

تمہارا سہارا

نہیں لینا چاہتا۔ یہ ایک دنیا دار شریف آدمی کی غیرت ہے۔ مومن کا دل کی غیرت اس سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ پس فتر دوم والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی غیرت کا مظاہرہ کریں۔ اور کہدیں کہ ہم کسی دوسرے کا سہارا نہیں لیں گے۔ بلکہ ہم پر جو بوجھ پڑے گا ہم اسے برداشت کرینگے اور دفتر اول والوں یا دفتر سوم والوں سے ریزرو فنڈ سے اپنی ضروریات پوری نہیں کرینگے۔ جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ جب دفتر اول کا کام ختم ہو جائیگا تو دفتر سوم شروع کر دیا جائے گا۔ تاکہ دفتر دوم کام چلاتا رہے۔ اور دفتر سوم اپنا ریزرو فنڈ جمع کرتا رہے۔ اور جب دفتر دوم کا کام ختم ہو دفتر سوم قابل ہو۔ کہ اس بوجھ کو اٹھا سکے۔ پس اگر دفتر دوم والے دفتر اول والوں کے ریزرو سے یا دفتر سوم والوں کی مدد سے جو اٹھائیں۔ تو وہ

پست حوصلہ اور دون ہمت

ہونے کی مثال قائم کرنے والے ہونگے۔ جب تک یہ روح نوجوانوں میں کام نہ کرتی۔ اور جب تک وہ اس قابل نہیں ہو جاتے اپنا کام اپنے وقت میں اپنے قائم کردہ سے چلائیں۔ اس وقت تک وہ گردن اٹھا قوم کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ غیرتمند ہیں۔ پس نوجوانوں کو اپنے عزم کرنے چاہئیں۔ اور اپنے حوصلے بلند کرنے چاہئیں۔ تاکہ گزشتہ جماعتوں کی طرح اوپر سے نیچے کی طرف آنے والے پہاڑ پر چلنے والا آدمی نیچے کے کوئلہ کو دیکھتا ہے نہ دوسری بات میں کی طرف۔ جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس سال ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچاسی واقفین

جو کہ لٹریچر دیہاتی مبلغین کے تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تعلیم سے فارغ ہو جائیں گے۔ اور تبلیغ کرنے کے لئے مختلف مقامات پر متعین کر دیئے جائیں گے آئندہ سال کے لئے ہمیں کم از کم پچاسی اور مبلغین کی ضرورت ہے۔ مجھے اس کے متعلق اطلاع نہیں دی گئی۔ کہ کتنی درخواستیں اب تک موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ تحریک تو میں نے کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے ضرور سی ہوتا ہے کہ مجھے رپورٹ پہنچتی رہے۔ لیکن نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ایک مسل کے ذریعہ مجھے سرسری طور پر یہ علم ہوا ہے۔ کہ پندرہ سولہ درخواستیں آچکی ہیں۔ اور اب ممکن ہے۔ بیس پچیس ۲۵ ہو گئی ہوں۔ لیکن ہمیں

کم از کم پچاس

آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جن لوگوں کی اتنی تعلیم نہیں۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کے مبلغ بن سکتے ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ بہتر موقعہ ہے۔ ہم دیہاتی مبلغین میں مڈل پاس اور اوور ایئر پاس آدمیوں کو بھی لے لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ ان کو دینی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ اور کچھ طب پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہیں پنجاب کے مختلف دیہات میں کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور جہاں تک ہم نے تجربہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔ کئی جماعتیں ایسی تھیں جو کہ چندوں میں سست تھیں۔ اب ان میں

بیداری پیدا ہو گئی

پہلے سال ۱۵ پندرہ آدمی اس کلاس میں شامل ہوئے تھے۔ اور پچھلے سال پچاس شامل ہوئے اس سال چاہیئے کہ ستر طلباء تو اس جماعت میں داخل ہوں۔ اور پھر ۱۹۱۳ء میں ایک سو بیس ۱۲۰ دیہاتی مبلغ تیار کئے جائیں۔ اگر اس طرح ترقی کی طرف قدم اٹھایا جائے۔ تبھی کامیابی ہو سکتی ہے۔ مبلغ بنانا جماعت کا کام ہے۔ اور تبلیغ کا کام جماعت نے ہی کرنا ہے۔ آسمان سے فرشتے آکر نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی دوسری قوموں کے آدمی آکر کریں گے۔ کیا ہم نے مسیح اور صداقت مسیح موعود کی تبلیغ کے لئے کچھ

مبلغ بنانے

کا مبلغ رکھنا منظور بھی کر لیا۔ تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان ہو گا۔ وہ کبھی بھی اس کام کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر باوجود ایک مذہب پر ایمان رکھنے کے کوئی شخص دوسرے مذہب کی تبلیغ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے مذہب کے ساتھ غداری کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے

مذہب سے غداری

کرتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کیونکر وفاداری کر سکتا ہے۔ اصل چیز تو ایمان ہے۔ اگر کوئی شخص پیسے لے کر اپنا ایمان بیچتا ہے۔ تو ایسے شخص سے کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ سال میں بیسیوں چٹھیاں میرے پاس آتی ہیں۔ کہ ہم اپنے مذہب سے بیزار ہیں۔ ہمیں بتایا جائے کہ اگر ہم آپ کے مذہب میں داخل ہوں۔ تو ہمیں کیا دیا جائیگا۔ میں ایسے لوگوں کو یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ

پہلے آپ دیانتدار بنیں

اور پھر قربانی کی نیت سے مذہب تبدیل کریں۔ تو خدا تعالیٰ آپ کو جزا دے گا۔ کوئی بندہ کسی کو کیا جزا دے سکتا ہے۔ دین کا بدلہ خدا تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ اگر تو کسی لالچ کی وجہ سے آپ مذہب چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا نہ کریں۔ اور اپنے مذہب سے وفاداری کریں۔ اور اگر حقیقت میں اسلام کو آپ سچا سمجھتے ہیں تو

سچائی کے لئے قربانی

کریں۔ چونکہ ہم کسی ایسے شخص کو لالچ کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنا نہیں چاہتا ہے۔ شامل نہیں کرتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت اخلاص میں ترقی کر رہی ہے۔ ورنہ اگر ہم روپیہ کا لالچ دیکر لوگوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا چاہیں۔ تو ہزاروں لاکھوں آدمی ہمیں مل سکتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کے لئے بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ کسی اچھے تیراک کے گلے میں پتھر باندھ دیا جائے۔ وہ بجائے اس کے کہ تیرنے میں مدد دے۔ اس کے ڈبونے کا موجب ہو گا۔ پس جب ہم دوسروں سے یہ کام نہیں لے سکتے۔ تو جماعت کو خود اپنی

ذمہ واری کا احساس

کرنا چاہیئے۔ اور تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر سال ایک دو آدمی بھجوانے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہماری جماعت کئی ہزار گاؤں میں ہے۔ اور ایک ہزار کے قریب تو انجمنیں ہیں۔ اور بعض انجمنوں میں آٹھ دس گاؤں شامل ہوتے ہیں۔ اور دیہاتی جماعتوں میں اگر مبلغین نہ پھیلائے جائیں۔ تو ان کی تربیت و اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اور چونکہ ہماری جماعت کے افراد بھی عام مسلمانوں میں سے آتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کو نماز سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض کو نماز کا ترجمہ پڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور

احمدیت کے مسائل

جب تک بار بار ان کے سامنے بیان نہ کئے جائیں۔ وہ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو باوجود سمجھانے کے بھی نہیں سمجھ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ عورتوں میں درس دینا شروع کیا۔ ایک خاتون جو کہ مالیر سٹیٹ سے آئی ہوئی تھیں۔ بڑے شوق کے ساتھ درس میں شریک ہوئیں۔ اور سب سے آگے بیٹھتیں پندرہ بیس دن تک آپ ضرورت نبوت۔ ماموریں کی صداقت کے دلائل۔ معیار صداقت اور وفات مسیح پر لیکچر دیتے رہے۔

پندرہ بیس دن کے بعد

آپ کو خیال آیا۔ کہ عورتوں کا امتحان لینا چاہیئے کہ وہ کچھ سمجھتی بھی ہیں یا نہیں۔ آپ نے اسی خاتون سے جو مالیر سٹیٹ سے آئی ہوئی تھیں اور سب سے آگے بیٹھا کرتیں۔ پوچھا۔ کہ تم بتاؤ میرے ان لیکچروں سے کیا سمجھی ہو۔ اس عورت نے نہایت سادگی سے جواب دیا کہ "کوئی نماز روزے دیاں گلاں ای کردے ہو گے۔ ہور کی کہنا سی"۔ یعنی آپ کوئی نماز روزے کے متعلق ہی وعظ کرتے ہونگے اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے اس خاتون کا جواب سنکر آئندہ کے لئے اس درس کو بند کر دیا۔ کہ جب یہ سمجھ ہی نہیں سکتیں تو ان میں درس دینا تو تضیع اوقات ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے اس خاتون کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ذکر کیا کہ ایک ماموریا۔ تو انہوں نے کہا۔ چلو ہم بھی مان لیتے ہیں۔ یا ہو سکتا ہے کہ ان کے خاوند احمدی ہوں اور اس وجہ سے وہ بھی احمدی ہو گئی ہوں۔ لیکن ان کو ابھی احمدیت کی تعلیم اور اس کے مسائل سے واقفیت ہی نہ تھی۔ اس لئے وہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچروں کو

سمجھ نہ سکی۔ پس جب تک ایسے لوگوں کی تربیت نہ کی جائے۔ اور ان کو

مسائل سے آگاہ

نہ کیا جائے۔ وہ علم و عرفان کی باتوں کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ وہ تو یہی سمجھیں گے کہ الف لیلیٰ سنائی جا رہی ہے۔ جماعت میں علم پیدا کرنے کے لئے۔ جماعت میں تنظیم پیدا کرنے کے لئے۔ جماعت کو بیدار کرنے کے لئے ہمیں دیہاتی مبلغوں کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر گاؤں میں اپنا ایک ایک مبلغ بٹھائیں۔ اور کوئی جگہ ایسی نہ رہے۔ جہاں ہمارا مبلغ موجود نہ ہو۔ لیکن اگر حالت یہ ہو۔ کہ ہم تو سکھانے کو تیار ہوں۔ ہم تو مبلغ بنانے کو تیار ہوں۔ لیکن آدمی ہی نہ ہوں۔ تو

ہم سکھائیں کسے

اور مبلغ کسے بنائیں۔

پس تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک کو دوستوں میں پھیلائیں۔ اور اسی ماہ کے اندر اندر ایسے لوگوں کے نام بھجوا دیں۔ جو کہ دیہاتی مبلغین میں کام کرنا چاہتے ہوں۔ یا اگر اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں خود یہ تحریک پیدا کرے۔ تو ایسے انسان کو بھی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کر دینا چاہیئے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ ہمارے پاس نام پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ہم کلاس شروع کرا سکیں۔ اور شامل ہونے والے ابتداء سے ہی کلاس میں شامل ہو جائیں۔ بعد میں آنے والے اپنی تعلیم میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ اور سلسلہ نہیں سیکھتے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ جنوری کے آخر یا فروری کے شروع میں

یہ کلاس جاری کر دی جائے

جو لوگ بعد میں آئیں گے وہ تعلیم میں پیچھے رہ جائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو دو سو چار پانچ ماہ کے بعد آتے ہیں۔ وہ کلاس میں چل نہیں سکتے۔ اور پھر معذرت شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہم یکدم اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اور ہم کلاس کے ساتھ چل نہیں سکتے۔ ابتداء میں شامل ہونا ان کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ہمارے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ اور سلسلہ کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ہمارے لئے اس طرح فائدہ مند ہے۔ ہم آسانی سے ان کی پڑھائی ختم کرا سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے اس طرح فائدہ مند ہے۔ کہ وہ آسانی سے اپنا کورس ختم کر سکتے ہیں سلسلہ کا یہ فائدہ ہے کہ وہ زیادہ علم حاصل کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

99

تبلیغ کی اہمیت

قادیان ۲۸ مئی آج عید از مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ مجھے آج دیہاتی مبلغین جو باہر جا رہے ہیں ملنے آئے تھے۔ میں ان کے متعلق جتنا غور کرتا ہوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز ہماری جماعت کے لئے نہایت ہی اہم اور مفید ثابت ہوگی ہے اگر ہم غور کریں کہ ہماری جماعت کی ترقی کس نسبت سے کن لوگوں کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس ترقی میں مبلغین کا بہت کم دخل ہے۔ گو بالصرف ایک فیصدی اور باقی اٹھانوے فیصدی ترقی دوسرے لوگوں کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ مبلغین میں قابلیت نہیں۔ یا ان میں تقویٰ نہیں۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ اتنے مبلغین ہو ہی نہیں سکتے کہ وہ ہر جگہ پہنچ کر تبلیغ کر سکیں۔ دیہاتی مبلغین سے قبل سارے ہندوستان کے لئے صرف تینتیس مبلغین تھے ہندوستان کا رقبہ تیس لاکھ مربع میل کے قریب ہے۔ یعنی ایک لاکھ مربع میل کے لئے ایک مبلغ مقرر کیا جاتا تھا۔ اور یہ اتنا وسیع رقبہ ہے کہ ایک مبلغ اپنی ساری عمر میں پھر ہی نہیں سکتا۔ اصل میں مبلغین کے تیار کرنے پر بہت سے مصارف آ جاتے ہیں۔ جو ایک غریب جماعت کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ ہماری جماعت میں زیادہ تعداد زمینداروں کی ہے اور ہمارے ملک میں زمیندار بہت تنگ دستی کی حالت میں گذارہ کرتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کی اوسط آمدن نکالی جائے تو وہ صرف ڈیڑھ آنہ روزانہ بنتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مقدار ایک آدمی کے لئے کسی صورت میں بھی کافی نہیں ہو سکتی۔ اس سے تو وہ صرف اپنا پیٹ بھی نہیں بھر سکتا چہ جائیکہ وہ اپنے ننگ کو ڈھانپے یا دوسری حاجتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔

پس ایسے غریب ترین ملک کی غریب ترین جماعت کے لئے یہ کام نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ ایسی غربت کی حالت میں ان سے چندہ جمع کر کے تبلیغ کا کام کرنا ایک بیوقوفی ہے جو عقلاً بالکل ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی ہماری جماعت ایسا کام کر رہی ہے جو مستوں نزدیک ناممکن ہے۔ ان کو پورا ہوتے سے روک نہیں سکتی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی پوری کوشش کے ساتھ اپنے زمانہ کی ضروریات کو پورا کرتے جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک جماعت یہ کوشش کرے گی کہ وہ جلد سے جلد ایک دو یا اس سے زیادہ جتنے آدمی مل سکیں پیش کرے۔ ہم ہر سال اس کلاس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہا تو ہوتے ہوتے یہ کلاس

ایک ہزار سالانہ

تک پہنچ جائے گی۔ اور پھر دس سے بڑھنا شروع کرے گی۔ جماعتوں کی تربیت و اصلاح کرنے اور تعلیم کو فروغ دینے کے لئے ستو مبلغ فی سال کچھ کبھی نہیں۔ ہر سال جماعتیں دینی ضروریات پیش کرتی رہتی ہیں۔ لیکن ہمارے پاس اتنے آدمی ہی نہیں کہ ہم ان کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ پس جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ پچھلے سال کی نسبت بہر حال اس سال زیادہ آدمی اس کلاس میں شامل ہوں۔ اگر پچھلے سال پچاس آدمیوں کی کلاس تھی تو اس سال ستر اسی کی کلاس ہو۔ اگر ہم ہر سال پچاس دیہاتی مبلغ ہی تیار کریں تو

دس سال میں جا کر

ہمارے پاس پانچ سو دیہاتی مبلغ ہوں گے حالانکہ

ہماری ضرورت ایک ہزار فی سال

سے بھی پوری نہیں ہوتی۔ اب وقت نظر آ رہا ہے جماعت کو چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے ایسے مخلصین کے نام بھجوا دے جو کہ اس تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہوں۔ اور وہ مخلصین جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ تحریک پیدا کرے انکو بھی ناموں کے بھجوانے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اگر پچھلے سال پچاس آدمی اس کلاس میں شامل ہوئے تو اس سال اس سے ڈیوڑھے یا دونے شامل ہوں کیونکہ اس سے کم میں ہماری ضرورت کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی۔

زیادہ اچھے مبلغ

ثابت ہوں گے۔ پس میری اس تحریک کو جماعت میں اچھی طرح پھیلایا جائے۔ اور یہ کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ دو سو تک اپنی زندگیاں دیہاتی مبلغین کے طور پر وقف کریں ہم دیہاتی مبلغین کی تعداد کو انشاء اللہ بڑھاتے جائیں گے پہلے ایک ہزار، پھر دو ہزار، پھر تین ہزار پھر چار ہزار۔ اس طرح جتنا ہو سکے گا۔ اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں ہی آٹھ لاکھ گاؤں ہیں اور اگر فی گاؤں ایک مبلغ رکھا جائے تو آٹھ لاکھ تو یہ ہو گئے۔ چھوٹے چھوٹے شہروں میں گاؤں کی نسبت دس دس گنے بیس بیس گنے آبادی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے دو لاکھ مبلغ شہروں کے لئے درکار ہیں یہ

کل دس لاکھ

بنتے ہیں۔ اگر ہمارا دس لاکھ آدمی کام کر رہا ہو۔ تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں تبلیغ کرنے کا انتظام کر لیا ہے بے شک دنیا دار لوگوں کی نظروں میں ہماری یہ باتیں خواب و خیال نظر آتی ہیں۔ لیکن مومن کے نزدیک یہ خواب و خیال نہیں بلکہ یقینی ہیں کیونکہ اس کی طرف سے کوشش میں کوئی کمی نہیں ہوتی اس لئے وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل میں بھی کمی نہیں رہے گی۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم قربانیاں کرتے چلے جاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ بیٹھا ہوا تماشہ دیکھتا رہیگا۔ دنیوی کاموں میں ایک فیصدی کام تم کرتے ہو اور

ننانوے فیصدی اللہ تعالیٰ

تمہارے لئے کرتا ہے۔ جن کاغذوں پر لکھا ہوا تم علم حاصل کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ نے بنائے جن استادوں سے تم علم پڑھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ نے بنائے۔ جو علم تم پڑھتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔ جن دماغوں میں تم ان کو حفظ کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ نے بنائے۔ تم صرف اتنا کرتے ہو کہ ان علوم کو رٹ لیتے ہو۔ اگر دنیوی کاموں میں اللہ تعالیٰ تمہاری ننانوے فیصدی مدد کرتا ہے تو دینی کاموں میں وہ کیوں تمہاری مدد نہ کرے گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دینی کاموں میں اللہ تعالیٰ ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نو سو ننانوے حصہ خود کرتا ہے اور لاکھ میں سے ایک حصہ تم کرتے ہو۔ پس یہ خوب

کو میسر نہیں ہوا۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے لوگ قربانی کرتے ہیں۔ اور وہ اپنا روپیہ عیاشی میں اڑا دیتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو۔ ہماری جماعت کی مالی حالت کتنی بھی کمزور ہو۔ ہم نے بہر حال یہ کام کرنا ہے اور اپنے موجودہ ذرائع اور اسباب سے ہی کرنا ہے

ایک لمبے تجربہ کے بعد جب میں نے یہ دیکھا کہ ہم اتنے مبلغ تیار نہیں کر سکتے جو دنیا کی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دیہاتی مبلغین کی سکیم ڈال دی۔ چنانچہ اس کے مطابق ہم نے کام شروع کر دیا ہے پہلے سال پندرہ مبلغ تیار ہوئے تھے۔ اور اس سال پچاس ہوئے ہیں اور ان ۶۵ مبلغین کی وجہ تیس ہزار روپیہ سالانہ کا بار جماعت پر پڑ جائے گا۔ اور اگر یہ تعداد آمد سالوں میں دو تین سو تک بڑھا دی جائے تو پھر ڈیڑھ لاکھ کا خرچ سالانہ جماعت کو برداشت کرنا ہوگا۔ جس کی اندریں حالات جماعت میں استعداد پائی جاتی ہے ہاں اگر یہ مبلغین جہت اور نیک نیتی سے کام کریں تو یہ ڈیڑھ لاکھ کا بار بار نہیں رہیگا بلکہ آمد کی صورت اختیار کرے گا۔ گویا وہ اپنی آمد خود پیدا کر سکتے ہیں۔ اول تو ان کی وجہ سے جماعتوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی اور وہ زیادہ چندے دینے شروع کر دیں گے۔ دوسرے چندہ دینے والے لوگوں کی کثیر تعداد جماعت میں داخل ہو جائے گی۔ اور اس طرح چندہ جاری ہو جائے گا۔ ہم اس کے مطابق مبلغین کی تعداد بڑھاتے جائیں گے حتیٰ کہ یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔

دیہاتی مبلغین کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا بے شک انہوں نے ایک سال ہی پڑھا ہوگا۔ لیکن یہ صاف بات ہے کہ ان کی تعلیم ان سے تو زیادہ ہوگی جن میں انہوں نے کام کرنا ہے۔ گو ان کی تعلیم کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ ایف اے بی اے کورس کے طور پر انہیں کچھ بھی نہ پڑھایا جائے مزید تعلیم دی جاتی رہنی چاہیئے تاکہ ان کا علم بڑھتا رہے۔ اور وہ نئے نئے مسائل اور دلائل

(باقی بقیہ نمبر ۲ کالم ۲ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

سایا منظور ہے تبا اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۸۲۶ء منکہ بڑھی بیوہ شیخ نواب دین صاحب مرحوم قوم کشمیری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چانگریاں ڈاک خانہ لہلہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند تھا۔ وہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکے۔ لیکن ان کی جائداد بعد وفات محکمہ دارالقضاء قادیان نے دفنا میں تقسیم کر دی۔ اور مجھے دارالقضاء نے ایک ہزار روپیہ ادا کرنا جائداد ادا فرمایا اور بعد فیصلہ جائداد فروخت کر دی اور میرے دو لڑکوں بشیر احمد و حمید احمد نے مکان لاہور حصری شاہ گلی نمبر ۵ مکان نمبر ۲۳ اور منٹل ہسپتال لاہور حمید احمد سپاہی نے مجھے ایک ہزار روپیہ نقد ۱۹۴۵ء میں ادا کر دیا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہیں۔ اس مندرجہ بالا ایک ہزار روپیہ سے گزارا ان کر رہی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر لوں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بشیر احمد پسر موصیہ گواہ شد۔ ولی محمد نمبردار کیفر وصایا۔

۹۸۴۰ء منکہ بات بی بی بیوہ امام الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۷۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات حال بمقام جوڑا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار پر ہے۔ جو کہ میرے پسران کی طرف سے بصورت کرایہ مکانات زیر سکونت میرے پسران کے مکتسبی مکانات واقع آبادی کھاریاں سے حاصل ہوتا ہے۔ جو کہ میرا گذارہ ہوتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس زیورات طلائی ہیں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہیں۔ اس وقت ۵۰/- روپے مالیت کا برتن موجود ہیں۔ میرا زیور جو کہ میرا حق مہر تھا۔ وہ میرے خاوند نے ادا کر دیا ہے۔ اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ خادم حسین موصی بقلم سرگودھا گواہ شد۔ سید مبارک احمد باب الانوار گواہ شد۔ محمد خان پاڑی پورہ

۹۸۴۲ء منکہ خورشید جہاں بیگم زوجہ نواب الدین احمد صاحب مرحوم قوم سید عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تھوہلی ڈاک خانہ نور پور ضلع مونگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے جس کی میں وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات طلائی کل وزن ۱۰ تولہ ۸ ماشہ زیور نقرئی ۱ پازیب ۲۴ تولہ۔ بھرشمہ خاوند ۱۵۰۰ روپیہ۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ الامتہ۔ خورشید جہاں بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد۔ محمد نذر عالم گواہ شد۔ بشیر الدین احمد خاوند موصیہ۔

۹۸۴۴ء منکہ رضیہ بیگم بیوہ شاہنواز صاحب قوم شیخ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ماہوپور ڈاک خانہ لسوڑی تحصیل پائل ضلع لدھیانہ ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنا حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ اس وقت میرے پاس ۱۷۵/- روپے نقد موجود ہیں۔ اور دو ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ موجود ہیں۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ رضیہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ شیخ محمد رمضان پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ شیخ عبد الغنی سیکرٹری جماعت احمدیہ دھوری

۹۳۱۶ء منکہ نامزہ بیگم زوجہ چوہدری خوشی محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ قوم جٹ لسرا عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۴۳ ڈاکخانہ چک ۵۳۹ براستہ بوریوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات طلائی ۱/۲ سے تولہ پازیب نقرئی ۳۰ تولے حق مہر ۲۰۰/- بذمہ خاوند نقد مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اور مبلغ ۸۰۰/- روپے میرے خاوند نے دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے ذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور جو جائداد آئندہ پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر اور جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی

جیپ کار کی ضرورت

مجھے قادیان میں دو یا کم از کم ایک جیپ کار کی ضرورت ہے۔ جو ہر حیثیت سے اچھی حالت میں ہو۔ اور سارے حصے مکمل ہوں۔ اس سے قبل ایسی جیپ کاریں تین ہزار روپے تک آتی ہیں۔ مگر سنا ہے کہ بعض جگہ اس سے بہت سستی مل سکتی ہیں۔ پس جہاں جیپ کاریں عمدہ حالت میں مل سکتی ہوں۔ اور قیمت بھی کم ہو۔ اور انجن اور باڈی اور پہیے اور بیٹری وغیرہ سب عمدہ حالت میں ہوں۔ تو اس کے متعلق دوست مجھے مطلع فرماویں خواہ کار نئی ہو یا عمدہ سیکنڈ ہینڈ حالت میں ہو۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد۔ قادیان

جناب مکرم بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی
محکمہ پولیس امرتسر

تحریر فرماتے ہیں کہ:-

ہمارے افسر خان محمد اسحٰق خان صاحب انسپکٹر پولیس امرتسر کے ہاں اولاد نرینہ کی بہت خواہش تھی۔ جناب چوہدری فقیر محمد صاحب بی۔ اے نے ان کو دواخانہ نورالدین سے دوا لیکر استعمال کرانے کا مشورہ دیا۔ مکرم جناب خان صاحب نے میرے ذریعہ دواخانہ نورالدین سے دوا "اولاد نرینہ" منگوا کر استعمال کروائی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو خوبصورت تندرست لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

بشیر احمد پنجاب پولیس امرتسر

مکمل کورس دوا اولاد نرینہ سولہ روپیہ

دواخانہ نورالدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک صدرالانجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامۃ:۔ ناصرہ بیگم موصیہ بقلم خود
گواہ شد:۔ خوشی محمد بی ایس سی خادند

موصیہ:۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد
انسپکٹر وصایا۔

ضرورت

ایسے ایک اچھے ماہر تجربہ کار اکونٹنٹ جو لمیٹڈ کمپنی کے کاغذات اور دیگر امور کو سنبھال سکے کی ضرورت ہے۔
دوست اپنی درخواست معہ تصدیق امیر جماعت خاکسار کو جلد از جلد بھجوا دیں مقابلیت کے مطابق تنخواہ منظور کی جائیگی۔ اگر کوئی سابقہ کارکردگی کی اسناد ہوں۔ تو وہ بھی درخواست کے ہمراہ شامل کی جائیں

بہاء الحق وکیل الصنعت و حرفت تحریک جدید

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے
اسی طرح
سام ٹارچ کو
محنتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے سام روٹ اینڈ کمپنی قادیان

شباکن و شفائی

۱۰۰

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹتے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔
قیمت یکصد قرص ۱؎ اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸؎ علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

اعلان فوری

ملک فیروز الدین صاحب احمدی کول مرجنٹ توجہ کریں

چونکہ ملک فیروز الدین صاحب احمدی کول مرجنٹ ساکن ساہووالہ ضلع سیالکوٹ مقدمہ خدیجہ بیگم بنام ملک فیروز الدین احمدی میں اکثر حاضر نہیں ہوئے۔ اور ولیت و تسل کرتے رہتے ہیں مورخہ ۲۹/۹/۴۵ کو ان پر قسم ڈالی گئی۔ مگر اس وقت سے لے کر اب تک وہ حاضر نہیں ہوئے۔ حالانکہ ان کو ۱۷/۹/۴۵ ۔ ۱۰/۱۰/۴۵ و ۳۰/۶/۴۶ و ۲۵/۹/۴۶ کو اطلاع دیجاتی رہی تھی۔ مگر وہ ان تاریخوں پر قسم کھانے کے لئے حاضر نہیں ہوئے تو ۲۹/۹/۴۶ کو اخبار الفضل کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ کہ آپ خود کوئی تاریخ مقرر کریں۔ جس پر آسکتے ہوں۔ مگر پھر بھی آپ نے کوئی تاریخ مقرر نہ کی۔ ڈیڑھ ماہ کے انتظار کے بعد ۱۱/۱۱/۴۶ کو دوبارہ یکطرفہ فیصلہ ہوا۔ تو ایک دن کے لئے اگر اپیل کر گئے۔ جو خلاف قاعدہ تھی۔ اس پر مرافعہ الی نے اخبار میں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶/۱۲/۴۷ بعد نماز ظہر ملک فیروز الدین صاحب احمدی کول مرجنٹ مذکور مسجد دار الفضل میں فیصلہ شدہ حلف اٹھانے کے لئے تشریف لاویں:۔

(غلام محمد قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲/۱/۴۷)

روپ سنوار کریم	رشک چمن سینٹ	پیرس گولڈ کریم
چھائیوں۔ کیلوں دھبوں اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت فی تولہ ۱؎	دلکش و مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فی تولہ اول درجہ ۱؎ روپیہ دوم درجہ ۸؎	منہ لائم اور خوبصورتی کے لئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲

جمیدیہ فارمیسی قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے

اگست ۲۱ اگست ۲۱ ہزار روپے کے دو انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالے کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن

باجازت انصاری امور عامہ

جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مبارک اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

خالص سونا علی وڈیرائن کے زیورات اخراجات کا پتہ دیتے ہیں

شمس الدین ضیاء الدین الحکم سٹریٹ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۵)

سیکھ کر یہاں سے جاتے رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تبلیغی میدان میں اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے۔ اور مشکل سائل خود سمجھا دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ بالکل ان پڑھ آدمی ایسا معقول اور بروقت جواب دیتا ہے کہ علماء دنگ رہ جاتے ہیں تبلیغ کے علاوہ دیہاتی مبلغین جماعتوں کی تربیت میں بہت مدد ہوں گے۔ اور وہ جماعتوں میں بیداری اور نئی روح پھونکنے کا موجب ہوں گے اور جماعتوں میں تعلیم کو رائج کر سکیں گے۔ اگر جماعتیں پورے اخلاص سے کام لیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ ان سے اتنا بڑھ جائیں جتنا یہ بڑھے ہوئے ہیں

دوسری چیز یہ ہے کہ جماعت کے لوگ خود بھی تبلیغ کا کام کریں اور کچھ وقت وقف کریں۔ قادیان والوں کے لئے تو میں نے ایک مہینہ مقرر کیا ہے۔ گو باہر والے آٹھ دس تک بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے میرا خیال ہے ایک علیحدہ ناظر ہونا چاہیئے جس کے سپرد تجنید کا کام ہو اور وہ ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کرے انہیں دعوۃ و تبلیغ کے سپرد کرتا رہے جو انہیں مختلف مقامات پر بھیجتے رہیں۔ تجنید کا کام بے شک بہت وسیع ہے۔ اور بہت زیادہ عملہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر صحیح طور پر کام کیا جائے تو یہ عملہ بھی اپنے اخراجات کا خود متحمل ہو سکتا ہے۔ اور بوجھ ڈالنے کی بجائے ہر سال سلسلہ کی آمد کو بڑھا سکتا ہے۔ ابتداء میں نے دو فیصدی کی شرط رکھی ہے لیکن جوں جوں لوگوں کو عادت ہوتی جائے گی یہ قیمت اور بھی بڑھتی رہے گی۔ مجھے امید ہے کہ چند ہی سالوں میں قادیان کے ارد گرد تیس تیس میلوں تک ہم آسانی تبلیغ کر سکیں گے۔

جماعت کی اقتصادی کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ میں نے بارہا جماعت کو تجارت کے متعلق مفید مشورے دیئے ہیں مگر افسوس ہے کہ ان پر عمل نہیں کیا گیا۔ بعض چیزیں بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں لیکن ان کے نتائج بہت بڑے نکلتے ہیں۔ کشمیر میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے لوگ بٹالہ یا امرتسر سے چیزیں خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ بظاہر چند آنے بچا لیتے ہیں لیکن وہ نہیں سمجھتے کہ یہ رقم اپنے مخالف کو احمدیت کے خلاف صرف کرنے کے لئے دے آتے ہیں۔ اگر وہ قادیان سے خریدتے تو اسی جماعت کی آمد کا حصہ ہوتا۔ اگر احمدی تاجر مالدار ہوں گے تو وہ زیادہ چندے دے کر جماعت کے فنڈ کو زیادہ مضبوط بنا سکیں گے۔ لیکن اگر یہ رقم مخالف کے ہاتھوں جائے گی تو نہ نفع بھی اور اصل زر بھی یعنی ساری رقم جماعت کی مخالفت میں صرف ہوگی۔ پس یہ ایک حقیقت ہے جو کئی بار سمجھانے کے باوجود بعض لوگ کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے تبلیغ کے نمونوں کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تبلیغ صرف وہی کر سکتا ہے جو بہت عالم ہے بلکہ بعض اوقات ان پڑھ لوگوں کو زبردست دلائل اللہ تعالیٰ سمجھا دیتا ہے کہ جن کا علماء سے کوئی جواب بن نہیں پڑتا۔ تبلیغ اگر صحیح طریق سے کی جائے تو اسمیں کامیابی یقینی ہے۔

تبلیغ کا یہ گر ہمیشہ یاد رکھو کہ انسان کی فطرت کے خلاف کچھ نہ کہو۔ اور مخالف کے اعتراضات کو رد کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ انہیں معقول رنگ میں ان پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ خود سمجھا دے گا۔ اور اگر کسی اعتراض کا جواب نہ بھی آتا ہو تو ہرج کی بات نہیں ہے۔ کہہ دیا کہ میں سوچ کر اس کا جواب دونگا۔ سعید احمد دہلی

اپنا وعدہ جلدی بھیجیں

دین کے راستہ میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے۔ تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے سپاہیو! کیا دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کر دیا۔ اگر نہیں تو نوری لکھ کر بھیج دیں

وکیل المال تحریک جدید

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۲۸ جنوری مصری پارلیمنٹ میں نقراشی پاشا کی وزارت پر اعتماد کی تحریک ۱۷۵ اور اور ۱۵ ووٹوں کی کثرت سے منظور ہو گئی جب ہاؤس نے تحریک اعتماد منظور کی تو شاہ فاروق موجود تھے۔ اپوزیشن کے کئی ممبروں نے بھی تحریک کے حق میں ووٹ دیا۔

لندن ۲۸ جنوری مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے آج دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور مصر کے معاہدہ میں ترمیم کے لئے گفت و شنید جلد شروع ہو گی۔ آپ نے مزید کہا کہ برطانیہ اور مصر کا ۱۹۳۶ء کا معاہدہ ابھی قائم ہے۔

لندن ۲۸ جنوری۔ برمائے مستقبل کے آئین کے متعلق برطانوی گورنمنٹ اور برمی نمائندوں میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور طرفین نے اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ معاہدہ پر برمی وفد کے چار ممبروں نے دستخط کئے ہیں۔ جن میں انیشی ٹیوٹی اسٹ لیگ کے صدر جنرل اونگ سان بھی شامل ہیں۔

ہیلسنکی ۲۸ جنوری۔ فن لینڈ کی پارلیمنٹ نے کل اتحادیوں کے ساتھ امن کے معاہدہ کو باتفاق رائے منظور کر لیا ہے۔ اس فیصلہ کی رو سے حکومت مجاز قرار دی گئی ہے کہ وہ ۱۰ فروری کو جرمنی کی تمام سابقہ حلیف حکومتوں کی طرح اتحادیوں کے ساتھ معاہدہ پر دستخط ثبت کرے۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے تمام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں سے اس حکم کی تعمیل کرائی ہے کہ وہ اپنی کسی اشاعت یا ضمیمے میں کوئی ایسی خبر یا بیان یا رپورٹ شائع نہ کریں جو سرکاری ذرائع سے موصول نہ ہوئی ہو۔ اور جس کا تعلق وس ایجی ٹیشن سے ہو جو پنجاب میں پبلک سیفٹی آرڈیننس کی دفعات کے خلاف ہو رہی ہے۔ یہ حکم پندرہ روز تک نافذ رہے گا۔ لاہور شائع ہونے والے مسلم گیزٹ اخبار نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس حکم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے پندرہ روز کے لئے اخبارات کی اشاعت بند کر دی جائے کیونکہ ان کے نزدیک یہ ایک ایسی ناجائز اور غیر منصفانہ پابندی ہے۔ جسے کوئی خوددار اخبار برداشت نہیں کر سکتا۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ حکومت پنجاب نے سابق فوجی ملازمین کے لئے دھاگہ کاٹنے کا ٹھیکہ مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ فوجی ملازمت سے قبل تجارت کرتے ہوں یا انہوں نے فوجی محکمہ کی ملازمت کے دوران میں تجارت کی سپیشل ترجیحات حاصل کی ہوں۔ سابق فوجیوں کو غلہ اور تیل کی تجارت کے لئے بھی لائسنس دیئے جائیں گے لیکن ان امور کے لئے یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ کم از کم تین سال فوجی ملازمت کی ہو۔ نیز بعض یہ مراعات دی جائیں گی۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ جمعیت علمائے اسلام کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے حکومت ہند کے ممبر راجہ غضنفر علی خاں نے سندھ کی لیگ وزارت کو مشورہ دیا کہ وہ صوبہ کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے سامنے ایک شاندار نظام حکومت پیش کریں۔ اور صوبائی عوام کے فلاح و بہبود کے لئے ٹھوس پروگرام بنائیں۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ کل مسلمانوں کی شیعہ پارٹی کا ایک اہم جلسہ ہوگا جس میں تازہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ لالہ بھیم سین سچر وزیر مالیہ پنجاب نے ایک تقریر میں کہا۔ صوبہ میں فرقہ وارانہ فضا بہتر ہونے پر ہم فوراً ہنگامی پابندیوں کو واپس لے لیں گے۔ ہم ان پابندیوں کو عائد کر کے خوشی محسوس نہیں کرتے۔ لیکن فرقہ وارانہ امن کے قیام کی خاطر ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔

مبلغ انگلستان کا تار

لنڈن ۲۷ اکتوبر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہز میجسٹی کنگ نے مسجد میں تعزیت منانے کے لئے عذر خواہی کرتے ہوئے یقین دلایا کہ یہ ماجرا میں مذہبی آزادی ہوگی۔ اور احمدی اپنا مشن وہاں دوبارہ قائم کر سکیں گے

بمبئی ۲۸ جنوری۔ آج سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ایک شخص چھرا گھونپنے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ چاقو مارنے کی چار واردا تیں ہوئیں۔ کئی ایک جگہ نشت باری کی گئی۔ ایک مقام پر پولیس کو مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کی خاطر گولیوں کے چھ راؤنڈ چلانے پڑے۔ حکومت نے شہر کے چار مختلف رقبوں میں بسنے والے اشخاص پر ۲۰-۱۰ روپیہ کا اجتماعی جرمانہ کیا ہے۔

کلکتہ ۲۸ جنوری۔ دو جہاز تیس ہزار ٹن پٹ سن لے کر کلکتہ سے ارجنٹائن روانہ ہو گئے ہیں

کراچی ۲۹ جنوری۔ آج تیسرے پہر مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلاس مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہوا۔ بنگال اور سندھ کے وزراء خاص دعوت پر اس میں شریک ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah